مرثیہ

شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمیؒ کے انتقالِ پُر ملال پر

مسترشد عارفؔ خیرآبادی کے درد بھرے تاثرات

وفات حسرت آیات: ۲۲/۲۱ ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۹/۲۸ ستمبر ۲۰۱۳ء شنبہ و یکشنبہ کی درمیانی شب ساڑھے گیارہ بجے

گلشن علم و عمل کا عندلیب خوشنوا
یک بیک خاموش ہوکے حشر برپا کرگیا

کھو گیا ہے ہم سے اک گنجینۂ علم و ہدا
ہر کس و ناکس غم و اندوہ میں ڈوبا ہوا

ہائے محرومی! متاع کارواں جاتا رہا
ہوگیا ہے کتنے ارمانوں کا آخر خاتما

گلستان علم کو جھلسا گئی باد سموم
باد صرصر نے بجھایا ناگہاں روشن دیا

کررہا تھا جو ابھی ''کھوئے ہوؤں کی جستجو''
وادریغا! حسرتا!! وہ آج خود ہی کھو گیا

کچھ زبانیں گنگ ہیں، کہتی ہیں کچھ یہ کیا ہوا؟
سینۂ گیتی پہ ایسا روح فرسا حادثا!

سسکیاں ہیں ہچکیاں ہیں اور آہ و زاریاں
نالۂ وفریاد کا اک سلسلہ در سلسلا

غم زدہ اندوہگیں، چاروں طرف اہل زمیں
آسمانوں میں مگر گونجی صدائے مرحبا

اس قدر محبوبیت مقبولیت ان کو ملی
جس کو دیکھو کررہا ہے بس انہیں کا تذکرا

صاحب صدق و صفا **اعجاز احمد اعظمی**
اہل دل بھی مانتے تھے ان کو اپنا مقتدا

''پاس انفاس'' ان کا ہردم ہر گھڑی کا مشغلہ
زیر و بم سانسوں کا ذکر اللہ میں ڈوبا رہا

اک چمن کی آبیاری کے لیے کوشاں تھے وہ
تھی مقدر میں مگر فردوس کی آب و ہوا

ڈھونڈنے والے انہیں مت ڈھونڈ، یہ بے سود ہے
رہنمائی کے لیے کافی ہے ان کا نقش پا

دوستو! شاید قیامت آئے گی اب عنقریب
اس جہان آب و گل سے جارہے ہیں اولیا

مغفرت اور جنت الفردوس سے ہوں ہم کنار
غم زدہ عارفؔ خدا سے کررہا ہے یہ دعا

مسترشدِ سوگوار فضل حق عارفؔ خیرآبادی اعظمی